UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

قرآن کا تصور فلاح انسانیت (ایک تحقیقی جائزہ)

The Qur'anic Concept of the Welfare of Humanity (A Research Review)

Dr. Naseem Akhter
Assistant Professor, Department of Islamic Study, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar
Email: khtr_nsm@yahoo.com

Dr. Iram Fatima
Assistant Professor, Department of Islamic Study, Women University Sawabi
Email:
DOI: 10.33195/journal.v4i01.245

Abstract:
Allah revealed to the last, final, perfect, lord, master and accomplished life existence method of other the holy Quran for human guidance and welfare. The holy Quran is a source of welfare, its teachings comprise on different important department and affairs. In this most important bearer affairs are safety, peace and political economy. Another act and affairs of human welfare to have concern ended these two basic affairs. Almighty Allah wants prosperity of Own slaves. Therefore, Allah the act of running to words indicate and solve these affairs. In order that together safety and peace for the human being along with this to be organize a welfare society. In this article, the Quranic concept of human welfare has been described in the light of the verse of the Quran.
Keywords: *The holy Quran, Human beings, welfare of humanity, Safety and peace*

اس موضوع کے دو حصے ہیں۔قرآن اور فلاح انسانیت۔پہلے ہم قرآن کے حوالے سے مختصر سا تعارف پیش کریں گے۔

☆قرآن کا تعارف اور مقصودِ نزول:

قرآن خالق کائنات کا ہدایت نامہ ہے جو اس نے اپنی مخلوق کے لیے نازل کیا،اس میں اس کی سب سے پیاری مخلوق انسان کی مکمل تاریخ ہے کہ کس طرح؟اور کس لیے اسے پیدا کیا گیا ہے اور کیوں زمین پر اتارا گیا ہے؟

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

جس کا ذکر قرآن کی متعدد آیات میں ہوا ہے جیسے سورۃ البقرہ ۳۰تا۳۶، سورۃ الاعراف ۱۰تا۲۰، سورۃ کیف ۵۰، سورۃ طٰہٰ ۱۱۵تا۱۲۷۔

جس کی وضاحت ذیل میں بیان کی جارہی ہے۔

اللہ نے انسان کو بہت اکرام سے پیدا کیا۔ مکمل علم الاشیاء دے کر فرشتوں اور انسان میں فرق واضح کیا، اس علم الاشیاء دینے کے بعد تمام مخلوقات سے سجدہ تعظیم کروایا۔ اس موقع پر دوسری مخلوق جن میں سے ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا اور وجہ اپنے آپ کو انسان سے بہتر ہونا بتائی اور اس وجہ سے ذلیل ہوا۔

اللہ کے دربار سے نکالا گیا تو اس پر اس نے چیلنج کیا کہ اگر اس کو موقع ملے تو یہ ثابت کرے گا کہ یہ انسان اس عزت کے مقام کے قابل نہیں، تو اس کو مہلت دی گئی اور آدمؑ کو جنت میں دو شرط کے ساتھ رکھا گیا کہ شیطان دشمن ہے، اس کی دشمنی کو نہ بھولنا اور دوسری شرط کہ اس خاص درخت کا پھل نہیں کھانا (اللہ کے حکم سے نہیں ہٹنا) تو پھر شیطان کو مہلت دے کر آزمائش شروع ہوئی اور پھر آدمؑ شیطان کے دھوکے میں آگئے اور درخت کا پھل کھالیا جس کی وجہ سے انہیں زمین پر اترنا پڑا جو کہ ایک مہلت ہے کہ ثابت کریں کہ آئندہ اس شرط سے نہیں ہٹیں گے، اس طرح انسان اور شیطان کو مہلت دے کر زمین پر اتارا گیا۔ انسان اس چیلنج کے ساتھ اترا ہے کہ وہ ثابت کرے گا کہ وہ اس مقام عظمت کا حقدار ہے اور شیطان اس چیلنج کے ساتھ اترا ہے کہ وہ یہ ثابت کرے گا کہ یہ انسان اس مقام عظمت کے قابل نہیں۔ تو ہبوط کے وقت یہ ثابت کہی گئی۔

"قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًاۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ"[1]

"کہ اترو یہاں سے سب کے سب پھر میری طرف سے ہدایت آئے گی تو جس نے اس ہدایت کی پیروی کی اس پر کوئی خوف نہیں ہوگا نہ وہ غم زدہ ہوں گے"۔

تو یہ ہدایت (قرآن) اللہ کے اس مقام کو حاصل کرنے کے لیے ہے جس کے ٹیسٹ کے لیے انسان زمین پر اترا ہے اور اس ہدایت پر عمل کا نتیجہ خوف و غم سے نکلنا ہے تو یہ خوف و غم اللہ کے پاس مقام حاصل کرنے سے روکنے کے لیے ہیں جو یقین شیطان پیدا کرے گا اور اس سے پچھلی آیت (۳۶) میں بتایا گیا ہے کہ تم سب اترو تم آپس میں دشمن ہوگے اور تمہارے لیے اس زمین پر مستقر اور متاع ہوگا تو شیطان اس مستقر (ٹھکانے، گھر، جگہ، سیاست و حکومت) اور متاع (معاشیات) سامان حیات کے حوالے سے ہی خوف و غم پیدا کرے گا تو قرآن کی آیات کے ذریعہ یہ بات واضح ہوگئی کہ قرآن کا تصور فلاح انسانیت یہ ہے کہ وہ مستقر اور متاع کے خوف سے نکلے اور آزاد ہو کر

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

پر سکون طریقے سے فیصلہ کر کے اپنے رب کی طرف بڑھے اور اپنا مقام عزت حاصل کرے۔

تو شیطان اور اس کے ماننے والے سیاسیات اور معاشیات پر کنٹرول کر کے انسان کو ذلیل کر رہے ہیں، پریشان کر رہے ہیں، تکلیف میں ڈال رہے ہیں۔ سیاسی اور معاشی طاقت حاصل کر کے انسان کی آزادی چھین لی ہے، ان کو غلام بنا کر اپنے لیے استعمال کر رہے ہیں اور اس کو اس درجہ سیاسی اور معاشی مسائل میں پھنسا دیتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے کٹ جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اللہ نے جو خیر کی تعلیم دی ہے اس میں انسان کو تکالیف سے نکالنے کے خصوصی احکام ہیں۔ خاص طور پر سیاسی اور معاشی تکالیف سے نکالنے کی اور اس کا مکمل نمونہ مدینہ کی فلاحی ریاست ہے اور خلفائے راشدین کا زمانہ ہے کہ انسان کو سیاسی اور معاشی طور پر بالکل آزاد کر دیا گیا تھا اور اسے بہت عزت دی گئی اور انسان کو تکلیف میں ڈالنے والوں کا قلع قمع کر دیا گیا۔ معاشرے کو وسائل تقسیم کرنے کی عادت ڈال دی گئی۔

دنیا میں جو سب سے اچھی فلاحی ریاست کہلاتی ہے ان میں سویڈن کی ریاست ہے جس نے فلاحی ریاست کا پورا سانچہ حضرت عمر فاروق کے طریقہ حکومت اور قوانین سے لیا۔ وہ اس کو عمر لاء سے یاد کرتے ہیں اور جو بھی فلاحی تنظیمیں انسان کی فلاح کی جو بات کرتی ہیں وہ وسائل کی تقسیم اور مستقر اور متاع کے مسائل کے حل کے حوالے سے کرتی ہیں جو کہ قرآن کی تعلیم ہے۔ آئیں جائزہ لیتے ہیں کہ قرآن کا تصور فلاح انسانیت یہی ہے۔ انسان ہر قسم کے خوف و غم سے آزاد ہو کہ اس دنیا میں اپنے امتحان میں کامیاب ہو کر جنت میں اپنا مقام دوبارہ حاصل کر لے۔ اس مقام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :

" يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةًفَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْوَ ادْخُلِيْ جَنَّتِيْ" [2]

"اے اطمینان والی جان (نفس مطمئنہ) اپنے رب کی طرف واپس ہو۔ یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔"

اس مقام کے حصول کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہے کہ :

"فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى "[3]

"پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی ٹھکانا ہے"۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

"اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ" 4

"بیشک نیکو کار ضرور چین میں ہیں اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔"

"سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا يَخْفٰى وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى "5

"اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور چھپے کو اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کر دیں گے تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت کام دے۔ عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے"۔

"وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا"6

"اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی۔ بیشک مراد کو پہنچایا جس نے اسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا"۔

اب ہم ان دو مسائل کی بات کرتے ہیں جو سیاسیات اور معاشیات سے متعلق ہیں اور جن کا جاننا اور حل کرنا انسانیت کی فلاح کے لیے ضروری ہے، اس کے لیے قرآنی تعلیمات بیان کی جا رہی ہیں۔

قرآن مجید کی معاشی تعلیمات

قرآن کا موضوع انسان ہے، اس لیے انسانیت کی فلاح اور ترقی کے لیے اس کی معاشی تعلیمات درج ذیل ہیں۔ قرآن حکیم میں کئی مقامات پر معاش کو "فضل اللہ" کہا گیا ہے اور تمام فضل و نعمتیں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ہیں۔

★((لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ)) 7

"اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو۔"

★ ((هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا))8

"خدا ہی نے تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے، پیدا کیا۔"

★ ((يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا))9

"لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ۔"

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ"10

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ لیکن کوئی تجارت ہو جو آپس کی رضامندی سے ہو۔"

☆فضول خرچی سے بچنا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

ارشاد ربانی ہے:

"وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًااِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا"[11]

"اور (مال کو) بے موقع مت اڑاؤ، بے شک بے موقع اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔"

☆دولت کی منصفانہ تقسیم

((كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ))[12]

"تاکہ وہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہو جائے۔"

☆سود کی مذمت

"اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ"[13]

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے (قیامت میں قبروں سے) مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جسے شیطان اس سے لپٹ کر خبطی (مدہوش) بنادے۔"

مزید فرمایا:

((وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا))[14]

"اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کر دیا ہے۔"

☆صدقہ و خیرات کی فضیلت

"يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ"[15]

"اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی کفر کرنے والے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔"

☆ناجائز ذرائع آمدن کی مذمت

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"[16]

"اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قرعہ کے تیر، یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں سو ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے لازم ہے کہ قرآنی ہدایات کے مطابق معاشی مسائل حل کیے جائیں۔

قرآن مجید کی سیاسی تعلیمات

قرآن مجید نے دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح سیاسیات سے متعلق بھی کامل رہنمائی عطا کی ہے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

قرآن نے ریاست کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا لہذا ہر نبی نے یہ دعوت دی۔

((اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ))[17]

"حکم خدا ہی کا ہے۔"

پھر ہر نبی نے اپنی قوم سے یہی مطالبہ کیا:

((فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ))[18]

"سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اسلام اپنے سیاسی نظام کے لیے یہ تعلیمات فراہم کرتا ہے۔"

☆ قانون الٰہی کی بالادستی

((قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ))[19]

"کہہ دیجئے، اختیار تو سب اللہ ہی کا ہے۔"

تمام امور قرآن کے مطابق طے کیے جائیں، جہاں ضرورت ہو وہاں حدیث اور اسلامی تعلیمات کی روح اور مزاج کے مطابق طے کیے جائیں۔

☆ عدل وانصاف کا قیام

((وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ))[20]

"اور مجھے یہ (بھی) حکم ہوا کہ (اپنے اور) تمہارے درمیان میں عدل رکھوں۔"

☆ مساوی سلوک

((اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ))[21]

"مسلمان تو سب بھائی ہیں۔"

☆ حکومت کی ذمہ داری اور جواب دہی

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۙ وَ اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ"[22]

"بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کو پہنچادو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔"

☆ شوریٰ

((وَ اَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ))[23]

"اور ان کا ہر کام (قرآن وسنت کے مطابق) آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔"

☆ اطاعت فی المعروف

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

((وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ))[24]

"اور شروع باتوں میں وہ آپ کے خلاف نہ کریں گی۔"

☆اسلامی نظام کا قیام

"اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ"[25]

"یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور (دوسروں کو بھی) نیک کاموں کے کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔"

☆احتساب

"الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ"[26]

"نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے۔"

☆خارجہ پالیسی

قرآن نے اپنی سیاسی نظام کے لیے خارجہ پالیسی کے یہ بنیادی اصول پیش کیے ہیں:

۱)عہد و پیمان کا احترام:

"وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا"[27]

"اور عہد کو پورا کیا کرو، بیشک عہد کی باز پرس ہونے والی ہے۔"

۲)عہد ختم کرنے کا طریقہ:

"وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ"[28]

"اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت (عہد شکنی) کا اندیشہ ہو تو آپ وہ عہد کو ان کو اس طرح واپس کر دیجئے کہ آپ اور وہ برابر ہو جائیں۔"

یعنی انہیں معاہدہ کے ختم ہونے کی اطلاع دے دو۔

۳)معاملات میں دیانت داری اور راست بازی:

"وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ "[29]

"اور تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ مت بناؤ۔"

۴)بین الاقوامی عدل:

"وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى "[30]

"اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث عدل کو ہر گز نہ چھوڑو، عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔"

۵) صلح پسندی:

((وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا))[31]

"اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی اس طرح جھک جائیں۔"

۶) فساد اور برائی قائم کرنے سے اجتناب:

"تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا"[32]

یہ عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا۔"

۷) غیر معاند طاقتوں سے دوستانہ برتاؤ:

"لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۱ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ"[33]

"اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔"

۸) نیکی کا بدلہ نیکی:

((هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ))[34]

"نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کیا ہے؟"

۹) زیادتی کا بدلہ زیادتی اور منصفانہ:

"فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ"[35]

"سو جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر زیادتی کی ہے۔"

قرآن کی معاشی اور سیاسی تعلیمات سے آگاہ ہونے کے بعد ان مسائل کا جائزہ لیتے ہیں جو انسانیت کی فلاح و بہبود میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔

☆انسان کا معاشی مسئلہ

"انسان کا معاشی مسئلہ یہ ہے کہ تمدن کی رفتار ترقی کو قائم رکھتے ہوئے کس طرح تمام انسانوں کو ان کی ضروریات زندگی بہم پہنچانے کا انتظام ہو اور کس طرح سوسائٹی میں ہر شخص کو اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق ترقی کرنے اور اپنی شخصیت کو نشوونما دینے اور اپنے کمال لائق تک پہنچنے کے مواقع حاصل رہیں۔"[36]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

☆انسان کا سیاسی مسئلہ

انسان کا سیاسی مسئلہ یہ ہے کہ عوام الناس کی رہائش، حفاظت، سہولیات زندگی کا میسر نہ آنا یعنی پولیس، عدالت، پانی، بجلی، گیس، مطلق العنانیت، قرآن وحدیث کی تعلیم سے روگردانی، خوراک، ذرائع نقل وحمل، کاروباری سہولیات، عدل وانصاف، تعلیمی ودینی سہولیات، بین الاقوامی تعلقات وامن کا قیام، ترقی کے مواقعوں کا فقدان، وسائل کا درست استعمال، انسانی فلاح وبہبود کے پروگرام، کرپشن کا خاتمہ، روزگار کی فراہمی وغیرہ جیسے مسائل سیاست و ریاست کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ ان تمام معاشی وسیاسی مسائل کا حل کرنا ضروری ہے۔ اس سے پہلے ہم ان اسباب پر نظر ڈالتے ہیں جن سے یہ خرابیاں جنم لیں۔

☆معاشی وسیاسی نظام کی خرابیوں کے اسباب

معاشی وسیاسی نظام کی خرابی کا نقطہ آغاز خود غرضی کا حد اعتدال سے بڑھ جانا ہے، اس کے علاوہ رزائل اخلاق اور فاسد نظام سیاست ومعیشت کی مدد سے یہ چیز بڑھتی اور پھیلتی ہے، یہاں تک کہ پورے معاشی وسیاسی نظام کو خراب کرکے زندگی کے باقی شعبوں میں بھی اپنا زہریلا اثر پھیلا دیتی ہے جس سے تمام شعبہ ہائے زندگی متاثر ہوتے ہیں اور انسانیت کی فلاح کے بجائے بربادی اس کا مقدر بنتی ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق یہ دونوں نظام فطرت کے عین مطابق ہیں، اگر صاحب ثروت افراد کو تمام اخلاقی صفات کو توازن کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملتا اور خارج میں بھی ایک ایسا نظام سیاست موجود ہوتا جو زور وقوت کے ساتھ عدل قائم رکھتا تو ان سے کوئی خرابی پیدا نہ ہوسکتی تھی لیکن جس چیز نے انہیں خرابیوں کی پیدائش کا ذریعہ بنادیا وہ یہ تھی کہ جو لوگ ارباب اختیار واقتدار و صاحب ثروت تھے وہ خود غرضی، تنگ نظری، بداندیشی، حرص، بخل، بددیانتی، نفس پرستی میں مبتلا ہوگئے اور قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا جس سے دونوں نظاموں میں خرابیاں پیدا ہوتی چلی گئیں اور آج دونوں نظام شیطان کی تعلیمات کے کنٹرول میں ہیں۔ جیسا کہ شیطان نے اللہ کے چیلنج کو قبول کرکے انسان کو گمراہ کرکے اس کی عظمت کو پراگندہ کرنے کا حدف لیا تھا آج ہم اس حدف کو پورا کرنے میں شیطان کے چیلوں میں شامل ہوکر اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ خدایا! ہمیں شیطان کے پنجے سے نکلنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں گے اور معاشی وسیاسی مسائل سے چھٹکارا حاصل کرسکیں گے۔

ساری تفصیلات بیان کرنے کے بعد سیاسی ومعاشی مسائل کو حل کرنے کا مرحلہ آتا ہے جس میں انسانیت کی فلاح و فوز وبرکات موجود ہیں۔

☆معاشی اور سیاسی مسائل کے حل

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

اسلام نے تمام مسائل حیات میں اس قاعدے کو ملحوظ رکھا ہے کہ زندگی کے جو اصول فطرت ہیں ان کو جوں کا توں برقرار رکھا جائے اور فطرت کے راستے سے جہاں انحراف ہوا ہے وہیں سے اس کو موڑ کر فطرت کے راستے پر ڈال دیا جائے۔ دوسرا اہم قاعدہ جس پر اسلام کو تمام اجتماعی صلاحات مبنی ہیں وہ یہ ہے کہ صرف خارجی طور پر نظام تمدن میں چند ضابطے جاری کرنے ہی پر اکتفانہ کیا جائے بلکہ سب سے زیادہ زور اخلاق اور ذہنیت کی اصلاح پر صرف کیا جائے تاکہ نفس انسانی میں خرابی کی جڑ کٹ جائے۔

تیسرا اساسی قاعدہ جس کا نشان آپ کو تمام اسلامی نظام شریعت میں ملے گا، یہ ہے کہ حکومت کے جبر اور قانون کے زور سے صرف وہیں کام لیا جائے جہاں ایسا کرنا ناگزیر ہو۔ ان تینوں قاعدوں کو ملحوظ رکھ کر اسلام زندگی کے معاشی و سیاسی شعبوں میں ان تمام غیر فطری طریقوں کو زیادہ سے زیادہ اخلاقی اصلاح اور کم سے کم بیرونی طاقتوں کی مداخلت کے ذریعہ مٹاتا ہے جو شیطانی اثر سے انسان نے اختیار کیے ہیں۔

معاشی مسئلہ کا حل

☆ اسلام انسان کے اس حق کو تسلیم کرتا ہے کہ وہ اپنی قابلیت و استعداد اور رجحان کے مطابق سامان زندگی تلاش کرے لیکن اسے یہ حق نہیں کہ وہ اپنی معاش حاصل کرنے کے لیے اخلاق و تمدن کو بگاڑنے والے ذرائع اختیار کرے یا وہ کسب معاش اختیار کرے جس میں حلال اور حرام کی تمیز نہ ہو۔

☆ ایسے تمام وسائل معیشت بھی ناجائز ٹھہرائے گئے ہیں جن میں ایک شخص کا فائدہ دوسرے لوگوں کے یا سوسائٹی کے نقصان پر مبنی ہو۔ رشوت، چوری، جوا، سٹہ، دھوکے اور فریب کے کاروبار اشیائے ضرورت کو اس غرض سے روک رکھنا کہ قیمتیں گراں ہوں، معاشی وسائل کو کسی ایک شخص یا چند اشخاص کا اجارہ قرار دینا یا دوسروں کے لیے جدوجہد کا دائرہ تنگ ہو ان سب طریقوں کو اس نے حرام ٹھہرایا ہے۔

☆ کاروبار کی ایسی شکلوں کو حرام قرار دیا ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے نزاع پیدا کرنے والی ہوں جن میں نفع و نقصان کا تعین نہ ہو، جن طریقوں سے لوگ کروڑپتی اور ارب پتی بنتے ہیں اس پر سخت پابندی عائد کر دی ہیں۔ وہ جن وسائل کسب معاش کو جائز ٹھہراتا ہے ان کے دائرے میں محدود رہ کر کام کیا جائے تو اشخاص کے لیے بے اندازہ دولت سمیٹتے چلے جانے کا بہت کم امکان ہے۔

☆ جائز ذرائع آمدن کو تسلیم کر کے وہ اس دولت کے استعمال میں بالکل آزاد نہیں ہے بلکہ اس پر شرعی پابندیاں عائد ہیں جس میں وہ تینوں استعمال کی صورتیں آجاتی ہیں۔ پیدائش دولت، صرف دولت اور تقسیم دولت۔

☆ پیدائش دولت:

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

"يٰاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا"[37]

"لوگو! جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ۔"

☆**صرف دولت:**

"وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا "[38]

"وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس (افراط و تفریط) کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔"

☆**تقسیم دولت:**

"يَسْئَلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ۬ ۱ قُلِ الْعَفْوَ"[39]

"لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں تو جو تمہاری ضروریات سے زیادہ ہو۔"

☆**سیاسی مسئلہ کا حل**

ایک بے غرض فلاحی حکومت قائم ہو جو تمام سیاسی ضروریات کو پورا کر کے انسان کو سکون اور آزادی فراہم کرنا اپنا فرض سمجھنے اور بے غرضی کا اجتماعی رویہ یہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرو وہ دوسروں (بھائی) کے لیے بھی پسند کرو۔ اپنے بھائی کو اپنے اوپر ترجیح دینا جبکہ خود تنگی میں ہو۔ یعنی عوام کی بھلائی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے فرائض انجام دیے جائیں۔ اگر انسانیت کا احترام دل میں موجود ہو گا تو اس کے لیے کسی پنج سالہ منصوبہ کی ضرورت پیش آئے گی نہ کسی کمیشن کے قائم کرنے کی۔

خلاصہ کلام

قرآنی تعلمات کو لاگو کرنے کے لیے اور قرآنی معاشی اور سیاسی نظام قائم کرنے کے لیے ایک عالم الغیب قادر مطلق خدا پر ایمان لانا ضروری ہے اور اپنے آپ کو اس کے سامنے جوابدہ اور جزا اور سزا پر یقین رکھیں اور یہ تسلیم کریں کہ دیگر اسلامی نظاموں کی طرح معاشی اور سیاسی نظام بھی اللہ کی طرف سے حضرت محمدؐ کے ذریعہ پہنچایا گیا ہے۔ اس پر عمل کرنا ہمارا ایمانی تقاضا ہے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے اور اس کے سامنے سرخرو ہونا ہے تاکہ آخروی فلاح نصیب ہو۔ یہ وہی لوگ ہوں گے جو دوسروں کی فلاح و بھلائی چاہیں گے۔"

ارشاد ہوتا ہے:

- يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[40]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

"اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلائی کرو شاید کہ تم بھلائی پاؤ۔"

★ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ١ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[41]

"کہ کہیں ہم نے سنا اور مانا اور وہ لوگ ان ہی کا بھلا ہے۔"

اس طرح شیطان کو ناکام بنایا جاسکتا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

[1] سورۃ البقرہ: ۳۸

[2] سورۃ الفجر: ۲۷ تا ۳۰

[3] سورۃ النازعات: ۳۴ تا ۴۱

[4] سورۃ الانفطار: ۱۳ تا ۱۵

[5] سورۃ الاعلیٰ: ۶ تا ۱۰

[6] سورۃ الشمس: ۷ تا ۱۰

[7] سورۃ الجاثیہ: ۱۲

[8] سورۃ البقرہ: ۲۹

[9] سورۃ البقرہ: ۱۶۸

[10] سورۃ النساء: ۲۹

[11] سورۃ بنی اسرائیل ۲۶ تا ۲۷

[12] سورۃ الحشر: ۷

[13] سورۃ البقرہ: ۲۷۵

[14] سورۃ البقرہ: ۲۷۵

[15] سورۃ البقرہ: ۲۷۶

[16] سورۃ المائدہ: ۹۰

[17] سورۃ یوسف: ۴۰

[18] سورۃ الشعراء: ۱۶۳

[19] سورۃ آل عمران: ۵۴

[20] سورۃ الشوریٰ: ۱۵

[21] سورۃ الحجرات: ۱۰

[22] سورۃ النساء: ۵۸

[23] سورۃ الشوریٰ: ۳۸

[24] سورۃ الممتحنہ: ۱۲

[25] سورۃ الحج: ۴۱

[26] سورۃ التوبہ: ۱۱۲

[27] سورۃ بنی اسرائیل: ۳۴

[28] سورۃ الانفال: ۵۸

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 4 | Issue 1 |June –December 2020
DOI:

29 سورۃ النحل: ۹۴

30 سورۃ المائدہ: ۸

31 سورۃ الانفال: ۶۱

32 سورۃ القصص: ۸۳

33 سورۃ الممتحنہ: ۸

34 سورۃ الرحمٰن: ۶۰

35 سورۃ البقرہ: ۱۹۴

36 فرزانہ خانم، اسلامی معیشت، ص ۳۳۰، ایورنیو بک

37 سورۃ البقرہ: ۱۶۸

38 سورۃ الفرقان: ۶۷

39 سورۃ البقرہ: ۲۱۹

40 سورۃ الحج: ۷۷

41 سورۃ النور: ۵۱

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).